ڈاکٹر سید محمد اقبال

طاغوت اور اس کا نظام و قانون

تمام انسانی نظام، قوانین اور ضابطے کافرانہ، باطل اور طاغوتی ہیں

ازروئے قرآن اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نظامِ زندگی اور قوانین کے علاوہ تمام انسانی نظام، قوانین اور ضابطے کافرانہ، باطل اور طاغوتی ہیں اور ان قوانین کو بنانے والے، نافذ کرنے والے اور ان کو تحفظ دینے والے سب کے سب طاغوت اور طاغوت کے نمک خوار و آلہ کار ہیں۔ جو کلامِ الٰہی کی رو سے کافر ہیں۔ ہر وہ فرد جو اسلام و ایمان کا دعویدار ہے اس پر کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر ہر طاغوت، ہر طاغوتی نظام اور ہر کافرانہ قانون اور ضابطے سے انکار و بغاوت نہ صرف لازم ہے بلکہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے پہلے طاغوت اور اس کے قانون سے انکار و بغاوت اس کے ایمان کا ناگزیر حصہ ہے، اور کوئی فرد اللہ کے نزدیک اس وقت تک مومن و مسلم نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام طاغوتی قوتوں، کافرانہ نظام ہائے زندگی اور قوانین سے اپ۫کار و بغاوت نہیں کر لیتا۔

اسلام حق اور باطل کے ملغوبے کا نام ہرگز نہیں:

اسلام میں اس بات کی کوئی گنجائش نہیں کہ زبانی دعویٰ تو اللہ کی بندگی کا ہو لیکن عملاً ہماری گردنیں کافرانہ نظام کے شکنجے میں کسی رہیں .... اپنا نام تو عبداللہ رکھیں لیکن اپنے معاملات طاغوتی قوانین سے فیصل کروائیں اور افکار و اعمال کے اعتبار سے مکمل طور پر عبدالطاغوت کا نمونہ نظر آئیں .... اللہ کے سامنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھیں تو جنت الفردوس سے کم کسی چیز پر راضی ہونا منظور نہ ہو، لیکن اللہ کے حکم کے مقابلے میں خواہشات کی غلامی اور شیطان کی بندگی کو کسی طور چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوں...... صبح و شام اللہ کی بڑائی کا ڈنکا بڑے اہتمام سے بجاتے رہیں لیکن گریٹ امریکہ کے ہر فرمان پر لبیک کہنا اور اس کی طرف منہ کر کے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جانا بھی اپنے اوپر فرض سمجھیں .... تمام تر جدوجہد اور قربانیاں طاغوت کو راضی کرنے کے لئے ہوں، لیکن مغفرت اور حور و غلمان کا مطالبہ اللہ سے کیا جائے .... نفاذِ اسلام کے فرض سے محض اسلام کا نعرہ لگا کر اپنے آپ کو بری الذمہ سمجھیں اور عملی "جہاد" اور "شہادت" کفریہ قانون اور نظام کے تحفظ کے لئے ہو...... ہم سے اللہ کا مطالبہ اپنی زندگیوں کو اسلام کے احکامات کے مطابق گزارنے کا ہو اور ہم اسلام میں منافقت، شرک اور کفر کے پیوند لگانے اور قرآن کو اپنی خواہشات کے سانچوں میں ڈھالنے کی تگ و دو میں لگے رہیں۔

اللہ تعالیٰ کو کفر، شرک اور منافقت کے اجزائے ترکیبی پر مشتمل خود ساختہ "اسلام" کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام وہی ہے جو خالص اللہ کے لئے ہو! جو ہر قسم کے کفر، شرک

اور منافقت کی ملاوٹ سے یکسر پاک ہو۔ جس میں صرف اللہ کو ہی الٰہ تسلیم کیا جائے۔ تمام طاغوتی اور کفریہ ضابطوں اور طریقوں پر لعنت بھیج کر صرف اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نظام اور قانون کے آگے سر تسلیم خم کیا جائے۔ اگر اللہ کی رضا کا تقاضا ہو تو پوری دنیا کی ناراضی اور دشمنی مول لینے سے بھی گریز نہ کیا جائے۔ بالاتر قوت صرف اللہ کو تسلیم کیا جائے اور باقی دنیاوی قوتوں کو اللہ کے سامنے ہیچ تصور کیا جائے۔ دین اسلام کو غالب اور ادیانِ باطلہ کو مغلوب کرنے کے لئے اپنی جان و مال اور زندگی کا ایک ایک لمحہ صرف کیا جائے۔

اسلام .... ایک انقلابی فکر و فلسفے اور دعوت کا نام ہے۔ اس کو اپنانے والا کبھی بے غیرت، چاپلوس، مصلحت پسند اور بزدل نہیں ہو سکتا۔ اسلام ..... اپنے ماننے والوں میں شجاعت، بہادری، جوانمردی، خود داری اور بے باکی جیسی باطل شکن صفات پیدا کرتا اور حالات کا رخ موڑ دینے کی جرأت و حوصلہ عطا کرتا ہے۔ اسلام...... سعادت کی زندگی اور شہادت کی موت مرنے کا سبق سکھاتا ہے۔ اسلام..... باطل کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کرنے کا ہرگز روادار نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ہر طاغوت سے رشتہ توڑ دینے اور صرف اسی سے ناطہ جوڑ دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اللہ.... مسلمان سے ہر باطل قوت کے سامنے ڈٹ جانے اور باطل کا بھیجا نکال کر رکھ دینے کا متمنی ہے۔ کفریہ نظام اور قانون کو اپنے پیروں تلے روند کر اس کی جگہ اسلامی نظام کے قیام اور دنیا کے چپے چپے پر اللہ کی بڑائی کا جھنڈا گاڑ دینا ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد اوّلین ہے۔

شرک سے بھی آگے کی کوئی چیز:

زبانی دعویٰ اللہ کی بندگی کا ہو اور عملاً ہمارے فیصلے کافرانہ قانون کے تحت ہو رہے ہوں تو یہ بدترین شرک بلکہ اس سے بھی آگے کی کوئی چیز ہے، کیونکہ شرک کے معنیٰ برابری اور ہمسری کے ہیں۔ یعنی اللہ کے قانون اور کسی غیر اللہ کے قانون کے ساتھ یکساں اور برابر کا سلوک کرنا اور انہیں برابر کا درجہ دینا شرک فی الاطاعت کہلائے گا لیکن اللہ کے قانون کو یکسر نظر انداز کر کے باطل انسانی قانون کو نافذ کر دینا، باطل قانون کو اللہ کے قانون پر ترجیح دینا اور اس پر غالب و بالادست کر دینا ہے صریحاً اور عملاً کفر ہے۔

پاکستان کا موجودہ نظام طاغوتی اور کافرانہ:

پاکستان کا موجودہ نظام اور قانون اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ نہیں بلکہ خواہشات پر مبنی انسانی نظام و قانون ہے، لہٰذا اس کے باطل، کافرانہ اور طاغوتی ہونے میں کوئی شک نہیں، موجودہ نظام اور قانون کو اپنا نظام اور قانون سمجھنے والے، (اسلامی نظام کہنے والے) اس کے مطابق اپنے فیصلے کرنے اور کروانے والے، اس کا احترام کرنے والے، اس کو تحفظ فراہم کرنے والے اور اس کو عوام پر مسلّط کرنے والے، خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے، عوام ہوں یا حکمران، جج ہوں یا وکیل اور خواہ اپنے آپ کو مومن کہیں یا مسلمان، قرآن کے فتویٰ کی رو سے یہ سب کے سب ظالم اور فاسق ہیں۔ اللہ کے عطا کردہ اسلامی نظام و قانون کے علاوہ تمام انسانی نظام اور قانون چاہے وہ جمہوریت ہو یا سیکولرازم، سوشلزم ہو یا کمیونزم، بادشاہت ہو یا آمریت، لارڈ میکالے

کا قانون ہو یا انڈیا ایکٹ، جاہلانہ رسم و رواج کے طریقے ہوں یا فن و ثقافت کے نام پر بے حیائی اور بے غیرتی کی سرگرمیاں، سب کے سب طاغوتی اور کافرانہ نظام، قوانین اور ضابطے ہیں۔ ان کافرانہ اور طاغوتی نظام اور قوانین کی بقا اور تحفظ کے لئے لڑنا طاغوت کے راستے میں لڑنا ہے۔ جس کا انجام جہنم کی آگ کے سوا کچھ نہیں۔

آج مسلمانوں کی مغلوبیت اور ذلت کی واحد وجہ یہ ہے کہ وہ، وہ مسلمان نہیں جو اللہ کو مطلوب ہیں اور وہ اس معیارِ مسلمانی سے بہت دور ہیں جو معیار اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مقرر فرمایا ہے۔

میں مسلمان ہوں...... میرا الٰہ دنیا کی طاغوتی قوتیں اور نام نہاد سپر پاورز نہیں صرف اللہ ہے۔ میں اللہ کا بندہ ہوں........ میرا نظام اور قانون اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ صلح اسلامی نظام اور قرآنی قانون ہے۔ میں انسانی خواہشات پر مبنی ہر کافرانہ، باطل اور طاغوتی نظام و قانون، قاعدے و ضابطے، اور رسم و رواج سے بغاوت، نفرت اور برأت کا اعلان کرتا ہوں، میرا جینا اور میرا مرنا اور میری بندگی کے تمام انداز اور طریقے صرف اللہ وحدہ لاشریک کے لئے ہیں۔ میرے دل میں اللہ کے سوا تمام طاغوتی قوتوں اور ان کے آلہ کاروں کے لئے نفرت، حقارت اور بغاوت کے جذبات کے سوا کچھ نہیں۔ باطل قانون اور نظام کی اطاعت میں زندہ رہنے کی بجائے اللہ کے قانون اور نظام کے لئے لڑتے ہوئے مرجانا میں اپنے لئے سعادت کا باعث سمجھتا ہوں۔

طاغوت سے بغاوت کیجئے:

اسلامی نظام کے قیام کے لئے جدوجہد کرنا تکمیل ایمان کے بعد کا مرحلہ ہے، سب سے پہلے کلمۂ توحید کے بنیادی مطالبے کو پورا کرتے ہوئے اللہ کی اطاعت کے اقرار کے ساتھ ساتھ طاغوت سے بغاوت و انکار کرتے ہوئے ایمان کے تقاضے کو پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ طاغوت اور اس کے نظام و قانون سے انکار و بغاوت ہی اسلامی نظام کے نفاذ کا دیباچہ ہے، جب تک طاغوتی اور کافرانہ نظام و قانون سے انکار و بغاوت نہیں ہو گی........ جب تک ہم اپنے فیصلے کافرانہ قانون سے کراتے رہیں گے........ جب تک ہم طاغوتی نظام کا طوق اپنی گردنوں میں پہن کر بھی مطمئن رہیں گے........ جب تک طاغوتی قوتوں کا خوف اللہ کے خوف کے مقابلے میں ہم پر غالب رہے گا........ اس وقت تک اسلامی نظام کے لئے جدوجہد نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی ایمان کے پہلے تقاضے کو پہلے پورا کیجئے........ اللہ کی اطاعت کے اقرار کے ساتھ ساتھ طاغوت سے بغاوت کا اعلان کیجئے۔

قرآنی آیات جو اس تحریر کی بنیاد ہیں:

۱۔ "پس جو کوئی اللہ کے نازل کردہ (وحی۔ قانون۔ ضابطے) کے مطابق فیصلے نہیں کرتا یقیناً وہی لوگ کافر ہیں، ظالم ہیں، فاسق ہیں۔" (مائدہ ۴۴، ۴۵، ۴۷)

۲۔ "پس نہیں (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے رب کی قسم وہ ہرگز مومن نہیں جب تک کہ اپنے باہمی

اختلافات میں تمہیں فیصلہ کرنے والا نہ مان لے پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ سر تسلیم خم کر لیں۔" (سورۃ نساء ۶۵)

۳۔ "کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں لیکن چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ طاغوت کے پاس لے جا کر فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس (طاغوت) سے انکار کر دیں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر رستے سے دور ڈال دیں" (النساء ۶۰)

۴۔ "تو جس شخص نے طاغوت سے انکار و بغاوت کی اور اللہ پر ایمان لے آیا تو اس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑلی جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ (سب کچھ) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے۔ (البقرۃ ۲۵۶)

۵۔ "جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو لوگ کافر ہیں وہ طاغوت کے راستے میں لڑتے ہیں۔ تو اس لئے تم شیطان کی حمایت کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرو اور یقیناً شیطان کا داؤ کمزور ہوتا ہے" (النساء ۷۶)

۶۔ "بے شک (قابل قبول) دین اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے" (آل عمران ۱۹)

۷۔ "آج میں نے مکمل کر دیا تمہارے لئے تمہارا دین اور پورا کیا تم پر اپنا احسان اور تمہارے لئے پسند کیا اسلام کو بطور دین" (مائدہ ۳)

۸۔ "تو کیا تم کتاب (قرآن) کے بعض حصے کو مانتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو تو جو کوئی یہ کام کرتا ہے اسے دنیا کی زندگی میں رسوا کیا جائے گا اور قیامت کے دن اسے سخت سے سخت عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔" (البقرہ ۸۵)

۹۔ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ" (البقرہ ۲۰۸)

۱۰۔ "اور مت ملاؤ حق کو باطل کے ساتھ اور نہ حق کو چھپاؤ جب کہ تم اچھی طرح جانتے ہو۔ (کہ حق کیا ہے اور باطل کیا)" البقرہ ۴۲)

۱۱۔ "اور جو کوئی دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین (نظام اور قانون) اپنائے تو وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا" (آل عمران ۸۵)

۱۲۔ "اللہ وہ ذات ہے کہ جس نے بھیجا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تا کہ غالب کر دیں دینِ حق کو تمام ادیان باطلہ پر اگرچہ مشرکین کو ناگوار گزرتا ہو" (الصف۔ ۹)

۱۳۔ "حکم صرف اللہ ہی کا چلے گا" (یوسف ۴۰)

۱۴۔ "تو کہہ دے کہ میں صرف اللہ ہی کو پوجتا ہوں، اپنی بندگی کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے۔" (الزمر ۱۴)

۱۵۔ "کیا تم ان (اہل باطل) سے ڈرتے ہو، جب کہ یقیناً اللہ (ان سب کے مقابلے میں) زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرا جائے اگر تم ایمان رکھتے ہو" (التوبہ ۱۳)